Fikr-o-Nasar (Islamabad) 7:1 (1969)

دوسری قسط

فہرست مخطوطات

کتب خانہ ادارہ تحقیقاتِ اسلامی

از قاضی محمد اشرف، لائبریری آفیسر اسٹاف کالج کوئٹہ

مخطوطہ ۶

ترجمانِ معارف (قاموس عربی، ترکی، فارسی و ترکی، عربی، فارسی) مصنف الحاج حسن داخلہ ۳۷۵۲

حجم ۷۶۷ صفحات۔ تقطیع (۱۱½ × ۷¼) / (۸½ × ۵) = ۲۱ سطری بخط نسخ خوشخط کاغذ عراقی لغداد ۱۰۸۷ھ ؟

الحاج حسن نے تین جلدوں میں اس لغت کو مرتب کرنے کا ذکر دیباچہ میں کیا ہے۔ دیباچہ بزبان ترکی ۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ مخطوطہ صرف عربی سے ترکی و فارسی اور دوسری جلد میں ترکی سے عربی اور فارسی میں ہے۔ تیسری جلد جس کا ذکر دیباچہ میں ہے جو کہ فارسی سے مرتب کی گئی، موجود نہیں ہے۔ معلوم نہیں کہ مصنف اسے مرتب بھی کر سکا تھا یا پھر وہ گردش ایام میں ان جلدوں سے علیحدہ ہو گئی ہے۔

یہ لغت جدید طرز پر مرتب کی گئی ہے۔ الفاظ و ضرب امثال کو حروف پر مرتب کیا ہے۔ پھر ہر حروف کے الفاظ و ضرب امثال کو دس ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ جن کی ترتیب یہ ہے:-

(۱) فصل الاول فی المصدر۔ (۲) فصل الثانی فی الفعل الماضی۔

(۳) 〃 الثالث فی الفعل المضارع۔ (۴) 〃 الرابع فی فعل الامر۔

(۵) 〃 الخامس فی النہی۔

(۶) 〃 السادس فی بیان اعضاء الانسان واقربا ۔ ۔ ۔ ۔

(۷) 〃 السابع فی اسامی الحیوانات والحشرات من طائر ودارج فی البر والبحر وغیرہ۔

(۸) 〃 الثامن فی اسامی الاشجار والنباتات فی الصحاری والجبال والبحار وغیرہ۔

(۹) 〃 التاسع فی اسامی الصنایع والحرف والآتہا۔

(۱۰) 〃 العاشر فی اسامی الافلاک والنجوم والایام والاسبوع والسنین والقرأته والکتابه ومـا

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

يتعلق بهم والمعاون وما يحصل بها وغيرها.

پہلی جلد کے ۵۰۷ صفحات اور دوسری ۵۱۱ تا ۷۶۷ صفحات تک ہے۔ دیباچہ دوسری جلد کے اوائل میں ہے۔ اس مخطوطہ کا خط اور کاغذ اس قدر نفیس وعمدہ ہے کہ اسے تین سو برس پرانا کہنا مشکل ہے۔ سرخ روشنائی سے حروف تحریر کئے گئے ہیں جو کہ گیارھویں صدی میں استعمال میں نہیں آئی تھی۔ عام طور پر بارھویں صدی کے آخر میں سرخ روشنائی استعمال کی گئی ہے۔

مخطوطہ ۷ (موضوع طب)

منافع اعضاء الحیوانات، مصنف الطبیب علی بن عیسٰی المتوفی ۵۷۴ھ داخلہ ۳۷۵۳ ۔ حجم ۹۸ صفحات تقطیع $\frac{6 \times 8\frac{1}{4}}{4 \times 5\frac{1}{2}}$ = ۱۱ سطری بخط نسخ شکستہ۔

مصنف علی بن عیسٰی، الطبیب ابن النقاش کے نام سے مشہور ہے۔ اس نے بہت سے رسالے مشہور ملک عادل کے لئے لکھے تھے اور اس کے بعد مدت تک سلطان صلاح الدین کا شخصی طبیب رہا۔ یہ رسالہ بھی اس کی تصنیف معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اس مخطوطہ کے ساتھ ایک بڑی کتاب کا خلاصہ موجود ہے۔ اس خلاصہ کو محمد نذیر آغا نے تصنیف کیا۔ یہ ابراہیم آغا کے مریدوں میں سے تھے۔ یہ خلاصہ آخر سے ناقص ہے۔ آغا نذیر کی اپنی تحریر ہے جو کہ بسیر جداں ۱۶ رجب ۱۲۵۱ھ میں تحریر کیا۔ اس میں دعائیں، تعویذ گنڈے ٹوٹکے وغیرہ پر بحث ہے۔ اس کا موضوع نیرنجات ہے۔ جس کتاب کا خلاصہ ہے اس کا علم نہیں ہوسکا۔

مخطوطہ ۸-۹ (موضوع نجوم)

البحر الزاخر والنسر الفاخر۔ مصنفہ الشیخ محمد بن طاہر۔ داخلہ ۳۷۵۴-۵۵ ۔ ۲ جلدیں ضخامت $\frac{119}{119}$ ، تقطیع $\frac{8\frac{1}{2}}{5\frac{1}{2}}$ $\frac{5\frac{1}{2}}{3\frac{1}{4}}$ = ۷ اسطری، بخط نسخ کاتب ابراہیم غالب۔ مقام ۱۲۹۰ھ

یہ کتاب دو جلدوں میں ہے۔ عبارت کی ابتدا۔ الحمد للہ الذی خلق الاشیاء ...... مصنف کتاب نے صفحہ ۳ پر اپنا نام محمد ابن طاہر الذاکر تحریر کرتا ہے۔ کتاب کا موضوع علم رمل ونجوم ہے۔ اسی کے ساتھ علم خواص اشیاء علم الآداب کی بھی بحثیں ہیں۔

کشف الظنون، درالمکنون اور سرکیس کی فہرست مطبوعات میں اس کتاب کا ذکر نہیں ہے۔ لیکن کتاب کی بعض تحریروں سے یہ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ مصنف گیارھویں صدی کے آخر اور بارھویں صدی کے اوائل کا معلوم

ہوتا ہے۔ اگرچہ اپنے نام کے بعد خصوصی الحنفی لکھا ہے۔ لیکن اندر کی تحریروں میں ایسی چیزیں موجود ہیں کہ مصنف کا مسلک امامیہ ہے۔ ممکن ہے کہ فقہی حیثیت سے حنفی ہو مگر اس نے امامیہ عقائد کا کافی اثر قبول کیا ہے

نسخہ عمدہ خط نسخ میں نقل کیا گیا۔ مقام تحریر نہیں کیا گیا۔ بظاہر مصر میں تیار شدہ معلوم ہوتا ہے

مخطوطہ نمبر ۱۰ (موضوع فلکیات)

(۱) المختصر فی الاوقات والاحکام الفلکیۃ۔ مصنفہ بشر بن سہل الاسرائیلی (اس مخطوطہ کا صرف سرورق ہے)

(۲) رسالتہ فی الاوقات دالۃ علی الاحکام۔ حجم ۷ صفحات تقطیع $\frac{9\frac{1}{2} \times 6\frac{1}{2}}{7 \times 4\frac{3}{4}}$ = ۲۱ سطری بخط نسخ ۱۳۳۰ھ

(۳) کتاب فی علم الفلک والبروج والاحکام الفلکیۃ۔ حجم ۱۱۲ صفحات تقطیع $\frac{9\frac{1}{2} \times 6\frac{1}{2}}{7\frac{1}{4} \times 5}$ = ۱۹ سطری بخط نسخ ۱۳۲۲ھ۔ کاتب سید ابن الخضراوی ابن محمد الالی۔

(۱) اس نسخہ میں تین کتابوں کا ذکر ہے۔ صرف پہلی کتاب کا نام درج ہے اور باقی صفحات سادہ ہیں۔ اصل کتاب نقل نہیں کی گئی۔ دوسرا رسالہ مصنفہ بشر بن سہل الاسرائیلی ہے۔ تیسرے رسالہ کے مصنف کا نام سہل ابن بشر الاسرائیلی درج ہے۔ گویا یہ دو علیحدہ کتابیں ہیں۔ ان میں سے رسالۃ فی الاوقات کے آخر میں کتابت کی تاریخ یوم چہار شنبہ ۱۰ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ درج ہے۔ دوسرے کے آخر میں یوم شنبہ ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۲۲ھ درج ہے۔ دونوں رسالے مصر (القاہرہ) میں ہی نقل کئے گئے ہیں۔ دونوں رسالوں کے کاتب کا نام سید احمد الخضراوی ابن محمد الالیّ ہے۔

جیساکہ اوپر ذکر کیا گیا، دونوں رسالوں کے مصنف دو بتائے گئے ہیں۔ ایک سہل بن بشر۔ دوسرا بشر بن سہل۔ اس لئے قیاس یہ چاہتا ہے کہ ان دونوں کے درمیان باپ بیٹے کا رشتہ ہوگا۔ لیکن واقع ایسا نہیں ہے۔ یہ کاتب کی تصحیف ہے۔ یقیناً بشر بن سہل نام کا کوئی مصنف نہیں ملتا۔ ایک ہی شخص کا نام کبھی مقلوب لکھ دیا گیا ہے حقیقتاً مصنف کا نام سہل ابن بشر اور اس کا پورا نام ابوعثمان سہل ابن بشر الہانی ہے۔ جو ہایا الیہودی کے نام سے مشہور تھا۔ اس کے آباؤ اجداد ہرات کے رہنے والے تھے۔ اس لئے یہ الہروی بھی کہلاتا ہے۔ اس کی بہت سی کتابوں کا ذکر ابن ندیم نے اپنی فہرست (مطبوعہ ۱۳۴۸ھ صفحہ ۳۸۳) میں کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ شخص طاہر ابن الحسین الاعور اور اس کے بعد حسن ابن سہل کی خدمت کرتا رہا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ شخص بغداد میں مقیم تھا اور یہ زمانہ ۲۳۶ھ کا تھا۔ کیونکہ حسن ابن سہل ابن عبداللہ السرخسی کی وفات ۲۳۶ھ میں ہے۔ جس کی بیٹی بوران مامون الرشید خلیفہ بغداد سے بیاہی گئی (الاعلام جلد ۲ صفحہ ۲۰۷)

رسالۃ فی الاوقات کا خط نسخ بہتر ہے۔ کتاب فی علم الفلک کا خط نسخ طفلانہ ہے۔ کاغذ مل کا بنا ہوا موٹا اور مضبوط ہے۔ روشنائی دود خطی اور سرخ رنگ ارضی استعمال کیا گیا ہے۔ (مسلسل)